

261551- عرضہ اخیرہ کیا ہے اور کیا اس کے بعد بھی قرآن کریم کا نزول ہوا؟

سوال

میرا قرآن کریم کے عرضہ اخیرہ [قرآن کریم کی آخری دہرانی] کے بارے میں اشکال ہے، تو کیا اگر جبریل علیہ السلام نے رمضان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پورے قرآن کی دہرانی کی تھی تو آیت {وَالْقَوْمَ يَوْمَئِنَ شَرْجَنُونَ فِي أَلِ الَّهِ} بعض روایات کے مطابق سات دن پہلے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین دن پہلے نازل ہوتی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ماہ ربیع الاول میں ہوتی ہے، اور قرآن کریم کی دہرانی رمضان میں ہوتی تھی، تو کیا سیدنا جبریل نے ہمارے پاس اب موجود پورے قرآن کریم کا دور کیا تھا؟ اور اگر ایسا ہی ہے تو پھر ان اشکال کو کیسے دُور کریں گے؟

پسندیدہ جواب

اول:

عرضہ، عرض سے ماخوذ ہے اور اس سے مراد یہ یا جاتا ہے کہ: سیدنا جبریل ہر سال ماہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے۔

جیسے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتالیا کہ: (جبریل ہر سال میں ایک یا دو مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے، انہوں نے اب 2 مرتبہ دور کیا ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے، اس لیے تم تقوی الہی اپنا اور صبر کرو، کیونکہ میں تمہارے لیے ہترین پیش رو ہوں) مسلم: (2450)

صحیح بخاری: (3624) میں ہے کہ: (جبریل ہر سال ایک بار میرے ساتھ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے، اس سال جبریل نے میرے ساتھ دوبار دور کیا ہے، اور میں تو اس کو یہی سمجھتا ہوں کہ میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے، اور میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے آپ مجھ سے ملیں گی) یہ سن کر میں روپڑی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کیا آپ کو یہ پسند نہیں ہے کہ آپ اہل جنت یا مومنوں کی عورتوں کی سربراہ ہو؟) یہ سن کر میں ہنس دی۔

صحابہ کرام میں سے عبد اللہ بن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما بھی اس عرضہ میں حاضر ہو چکے ہیں۔

ابن لثیہ رحمہ اللہ کستہ ہیں:

"ہر سال قرآن کریم کی جبریل علیہ السلام کے ساتھ عرضہ یعنی دہرانی کا مطلب یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو وحی کی گئی ہے اس کے ساتھ قرآن کریم کا تقابل ہو، تاکہ منوٹ آیات ختم ہو جائیں، اور مکمل آیات باقی رہ جانے والی آیات کی تاکید بھی ہو جائے، یاد بھی رہیں اور اچھی طرح دل میں رائج ہو جائیں، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری سال میں جبریل کے ساتھ دوبار دہرانی کی، پھر جبریل نے بھی دوبار دہرانی کی، تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفات کا وقت قریب آنے کے بارے میں اندازہ ہوا۔

پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحح الامام کو عرضہ اخیرہ کے مطابق جمع کیا تھا۔

اس کام کے لیے سال کے مینوں میں سے رمضان کو اس لیے منص کیا گیا کہ اسی ماہ میں وحی کی ابتداء ہوتی تھی، اسی لیے ماہ رمضان میں قرآن کریم کثرت سے پڑھنا مسحیب ہے، اسی لیے

انہ کرام قرآن کریم کی تلاوت کے لیے بھرپور کوشش کیا کرتے تھے۔ "ختم شد
"تفسیر ابن کثیر" (51/1)

دوم:

اس میں کوئی اشکال بھی نہیں ہے کہ رمضان میں ہر سال ہونے والا عرصہ پورے قرآن کا نہیں ہوتا تھا؛ کیونکہ ابھی قرآن کریم کا نزول مکمل بھی نہیں ہوا تھا، یہ بات توبائل و واضح ہے۔

بھی معاملہ آخری عرصہ میں ہوا ہے؛ کیونکہ عرصہ اور دہرانی قرآن کریم کے صرف اس حصے کی ہوئی جتنا اس وقت تک نازل ہو چکا تھا، چنانچہ رمضان یا آخری دہرانی کے بعد کچھ حصہ مزید نازل ہوا س میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے؛ کیونکہ وہ حصہ آخری عرصہ میں شامل نہیں تھا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"حدیث میں لفظ قرآن کو قرآن کریم کے کچھ حصے پر یا بڑے حصے پر بھی بولا گیا ہے؛ کیونکہ بعثت کے بعد پہلے رمضان میں قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی نازل ہوا تھا، پھر پہلے سے دوسرے تک، پھر دوسرے سے تیسرے تک یعنی آخری رمضان تک جتنا بھی قرآن نازل ہوتا اسے قرآن کہا گیا۔"

پھر دس بھری کے رمضان سے لے کر 11 بھری کے ماہ ریچ الاول تک قرآن کریم کی کچھ آیات نازل ہوئیں انہی میں **(الْيَوْمَ أَنْتَ لَنَّمْ وَ نَبَغْ)** آیت بھی شامل ہے؛ کیونکہ یہ آیت یوم عرفہ کو نازل ہوئی تھی، اور مفہوم طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی عرفات میں ہی تھے۔۔۔ تو جو آیات ان ایام میں نازل ہوئی ہیں ان کی تعداد پہلے نازل ہونے والی آیات کے مقابلے میں بہت کم تھی اس لیے انہیں دہرانی اور عرصہ میں شامل نہیں کیا گیا۔ "ختم شد
"فتح اباری" (44/9)

عرصہ اخیرہ [قرآن کریم کی آخری دہرانی] کے متعلق مزید جاننے کے لیے ڈاکٹر ناصر قٹانی کی کتاب : "العرصۃ الاتھیرۃ.. دلایا تھا و آشہہ" کا مطالعہ کریں، اس کتاب کو قرآن و علوم قرآن چیزیں نے نشر کیا ہے۔

واللہ اعلم